رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہ

امام جعفر صادق

کی بیٹے کو نصیحتیں

01-February-24

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(for Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے

"اِنَّ اللّٰہَ وَكَّلَ بِقَبْرِیْ مَلَكًا اَعْطَاہُ اَسْمَاءَ الْخَلَائِقِ فَلَا یُصَلِّیْ عَلَیَّ اَحَدٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ اِلَّا اَبْلَغَنِیْ بِاسْمِہٖ وَاسْمِ اَبِیْہِ ھٰذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَدْ صَلّٰی عَلَیْكَ

بیشک اللہ پاک نے ایک فِرِشتہ میری قبْر پر مُقرَّر فرمایا ہے، جسے تمام مَخْلُوق کی آوازیں سُننے کی طاقت عطا فرمائی ہے، پس قِیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرُودِپاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اُس کا اور اُس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے، (اور کہتا ہے:) فُلاں بن فُلاں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھا ہے۔ (مجمع الزوائد کتاب الادعیۃ، باب فی الصلاۃ علی النبی...الخ، ۱۰/۲۵۱، حدیث:۱۷۲۹۱)

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بَیان سُننے کی نیّتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: **اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ** سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔ [1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کمسن سید زادے کا خوفِ خدا

ایک چار(4) سالہ سیِّد زادہ بچہ سرِ بازار زارو قطار رو رہا تھا، کسی صاحِب نے پوچھا: شہزادے! کیا بات ہے؟ اگر کسی چیز کی ضَرورت ہو تو حکم فرما دیجئے ابھی حاضِر

1...جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

کرتا ہوں۔ یہ سُن کر بچے کے رونے کی آواز اور بُلند ہو گئی اور کہا: چچا جان! اللہ پاک کے غضب اور عذابِ جہنّم کے خوف سے دل بیٹھا جا رہا ہے! اُن صاحِب نے شَفقت سے عرض کی: شہزادے! آپ بہُت ہی کمسِن (چھوٹے) ہیں، ابھی سے اِتنا خوف کیسا؟ یعنی اطمینان رکھئے بچّوں کو عذاب نہیں دیا جائے گا۔ یہ سُن کر بچے کا خوف مزید نُمایاں ہو گیا اور روتے ہوئے بولا: چچا جان! میں نے دیکھا ہے کہ بڑی لکڑیاں سُلگانے کیلئے ان کے گرد چھپٹیاں (یعنی لکڑی کی چھیلن اور چھوٹی چھوٹی لکڑیاں وغیرہ) چُن دی جاتی ہیں، چھپٹیاں جلدی سے آگ پکڑ لیتی ہیں اور ان کی بدولت پھر بڑی لکڑیاں بھی جل اُٹھتی ہیں! میں ڈرتا ہوں کہ ابوجہل اور ابولَہَب جیسے بڑے بڑے جہنمیوں کو جلانے کیلئے چھپٹیوں کی جگہ کہیں مجھے آگ میں نہ ڈال دیا جائے!

پیارے اسلامی بھائیو! آپ جانتے ہیں وہ چار(4) سالہ بچہ کون تھا؟ وہ کوئی اور نہیں! ہمارے ٹُوٹے دلوں کے سہارے اور اہلِ بیتِ اطہار کی آنکھوں کے تارے حضرت امام جعفر صادِق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تھے۔

(نیکی کی دعوت، ص ۵۸۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت! آپ نے سُنا کہ امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بچپن سے ہی خوفِ خدا رکھتے تھے۔ غور تو کیجئے کہ آج کل کا بچہ چار سال کا ہو جائے تو اسے اپنی خبر تک نہیں ہوتی۔ تھوڑا بڑا ہو تو اب موبائل میں **گیم کھیلنے** اور **کارٹون** دیکھ کر دل بہلانے سے فُرصت نہیں ملتی۔ مگر حضرت امام زین العابدین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پوتے اور حضرت امام محمد باقر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بیٹے جنابِ امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا حال

یہ ہے کہ اس ننھی سی عمر میں بھی خوفِ خدا سے بے قرار ہیں۔ آنسوؤں کی برسات ہے جو تھمتی نہیں ہے۔ فکر لاحق ہے تو یہ کہ کہیں مجھے جہنم میں نہ پھینک دیا جائے۔ اے کاش! کہ ہمیں بھی یہی سوچ نصیب ہو جائے۔ **اے کاش** کہ ہمیں بھی خوفِ خدا میں رونے والی آنکھیں مل جائیں۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن

امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا خوفِ خدا

پیارے اسلامی بھائیو! ایک اور بات جو اس حکایت سے معلوم ہوئی وہ یہ کہ ہمارے بزرگانِ دین اپنے بچوں کی کیسی بہترین اور زبردست **اسلامی تربیت** کرتے تھے۔

اسی سوچ کا اثر تھا کہ حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بچپن سے ہی خوفِ خدا سے سرشار تھے۔ اور ان کی شان یہ ہے کہ انہیں دیکھ کر دوسروں میں خوفِ خدا پیدا ہو جاتا۔ آپ کے بارے میں منقول ہے کہ رات کو قبرستانوں میں تشریف لے جایا کرتے اور فرماتے کہ اے قبر والو! کیا بات ہے کہ میں تم لوگوں کو پکارتا ہوں تو تم لوگ کوئی جواب نہیں دیتے ہو؟ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے: افسوس! کہ میرے اور تمہارے درمیان ایسا حجاب (پردہ) ہو گیا ہے۔ لیکن آئندہ میں بھی تمہارے ہی جیسا ہو جانے والا ہوں۔ آپ یہی کلمات فرماتے رہتے یہاں تک کہ صبحِ صادق نمودار ہو جاتی اور آپ نمازِ فجر کے لیے مسجد میں تشریف لے جاتے۔ (آئینہ عبرت ص ۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہر وصف میں بے مثل و بے مثال ہیں۔ عبادت، ریاضت، تقویٰ، زُہد، پرہیزگاری، نرمی، شفقت، حِلم،

خوفِ خدا، علم و عمل اَلْغَرَض! آپ بہترین عادات اور عبادات میں اُونچے درجے کے مالک ہیں۔ آیئے! آپ کا مختصر تعارف سنتے ہیں:

امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مختصر تعارف

حضرت **امام جعفر صادِق** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی وِلادت17ربیع الاوّل83ہجری پیر شریف کے دن **مدینہ ٔ منورہ** میں ہوئی۔ **حضرت امام جعفر صادق** رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی کنیت ابوعبداللہ اور ابواسماعیل جبکہ لقب صادق، فاضل اور طاہر ہے۔ **حضرت امام جعفر صادق** رَضِیَ اللہُ عَنْہ **حضرت امام محمد باقر** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بڑے صاحبزادے ہیں۔ **حضرت امام جعفر صادق** رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی والدہ محترمہ کا نام حضرت اُمِّ فَرْوَہ ہے جو کہ **امیرُ المؤمنین** حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی پوتی ہیں۔(شرح شجرہ قادریہ، ص ۵۸) جبکہ آپ کے والدِ گرامی کا نام مبارک حضرت **امام محمد باقر** ہے جو **امام زَیْنُ الْعَابِدِین** کے بیٹے ہیں، یوں آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ والدہ کی طرف سے **امیرُ المؤمنین** حضرت **ابو بکر صدیق** رَضِیَ اللہُ عَنْہ اور والد کی طرف سے حضرت علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے جا ملتے ہیں۔ یعنی آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ والدہ کی طرف سے **"صدیقی"** اور والد کی طرف سے **"علوی و فاطمی"** ہیں۔(شرح العقائد، ص۳۲۸)

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے سنا کہ حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سید ہیں، **قادری سلسلے** کے شیخ ہیں۔ حضرت مولیٰ علی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی اولاد سے ہیں۔ گلستانِ اہلِ بیت کے مہکتے ہوئے پھول ہیں اور اہلِ بیت کرام میں شامل ہیں۔ اور اہلِ بیتِ کرام کی شان یہ ہے کہ آقا کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کوئی بندہ کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ مجھے اپنی جان سے بڑھ کر نہ چاہے اور میری ذات اسے اپنی ذات سے بڑھ کر محبوب نہ ہو اور میری اولاد اس کو اپنی اولاد سے زیادہ

پیاری نہ ہو اور میری ذات اُسے اپنی ذات سے بڑھ کر محبوب نہ ہو اور میرے اہلِ بیت اسے اپنے گھر والوں سے بڑھ کر پیارے اور محبوب نہ ہو جائیں۔(شعب الایمان، باب فی حب النبی،۲/ ۱۸۹، حدیث:۱۵۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا علم

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بے پناہ علم وفضل کے مالک تھے۔ کروڑوں حنفیوں کے امام، حضرت امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جو خود علم کے سمندر تھے آپ بھی حصولِ علمِ دین کیلئے دو سال تک حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی صحبتِ بابرکت میں رہے۔ حضرت امامِ اعظم نعمان بن ثابت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خود فرماتے ہیں: لَوْلَا السَّنَتَانِ لَهَلَكَ النُّعْمَانُ اگر میری زندگی میں یہ دو سال (جو میں نے امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں گزارے) نہ ہوتے تو نعمان ہلاک ہو گیا ہوتا۔ (آدابِ مرشد کامل، ص۱۷۰)

جیسا بوئیں گے ویسا کاٹیں گے

پیارے اسلامی بھائیو! اس میں شک نہیں کہ حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے والدین کی تربیت کا بہترین مظہر تھے۔ اور پھر انہوں نے بھی اپنی اولاد کی بہترین تربیت کی۔ ان کے صاحبزادے حضرت امام موسیٰ کاظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے وقت کے بہترین عالم، مُفتی، شیخ، اللہ کے ولی اور طریقت و معرفت کے امام تھے۔ اور یہ سب ان کے والد حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تربیت کا فیضان تھا۔

یاد رکھئے کہ انسان جو بوتا ہے وہی کاٹتا ہے، ایسا نہیں ہو سکتا کہ بویا تو کچھ اور تھا مگر جب کاٹنے کی باری آئی تو کچھ اور نکلا، یہی مثال اولاد کی ہے کہ والدین اولاد کی اسلامی طریقے سے تربیت نہیں کرتے مگر پھر بھی یہ توقع رکھتے ہیں کہ "ہمارے بچے بھی نیک پرہیز گار بنیں، والدین کے فرمانبردار بنیں، مُعاشرے میں عزّت داراور پاکیزہ کردار والے بنیں" جب نتیجہ اس کے خلاف آتا ہے تو کافی دیر ہو چکی ہوتی ہے، اس وقت والدین اگر اصلاح کی کوشش کرنا چاہیں بھی تو نہیں کر پاتے۔

یادر کھئے! اولاد کی اچھی تربیت کرنا والدین کی اہم ذمہ داریوں میں سے ہے اور اس ذمہ داری کو ہمارے بزرگانِ دین بہت اچھے انداز میں نبھایا کرتے تھے، وقتاً فوقتاً اپنے بچوں کو مختلف انداز میں نصیحتیں کیا کرتے تھے۔ امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے اپنے بیٹے کو کیا کیا نصیحتیں کیں، آیئے! وہ نصیحتیں اوران سے ملنے والے مدنی پھول سنتے ہیں:

امام جعفر صادق کی اپنے بیٹے کو نصیحتیں

ایک بزرگ بیان کرتے ہیں: حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ایک شاگرد نے مجھے بتایا کہ ایک مرتبہ میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا، حضرت موسیٰ کاظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ان کے پاس بیٹھے تھے اور آپ انہیں نصیحت کر رہے تھے۔ چند باتیں جو میں یاد رکھ سکا وہ یہ ہیں کہ:

حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: **اے میرے بیٹے!** میری نصیحت قبول کرلو اور میری باتوں کو یاد رکھنا، اگر انہیں یاد رکھو گے تو زندگی بھی اچھی گزرے گی اور موت بھی قابلِ رشک آئے گی۔

مال دار کون؟

حضرت امام جعفر صادق رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہ نے **پہلی نصیحت** یہ کی کہ: **اے میرے بیٹے!** مال دار وہ ہے جو تقسیمِ الٰہی پر راضی رہے اور جو دوسرے کے مال پر نظر رکھے وہ فقر کی حالت میں ہی مرتا ہے۔ تقسیمِ الٰہی پر راضی نہ رہنے والا گویا اللہ پاک کو اس کے فیصلے میں تہمت لگاتا ہے۔ اپنی غَلَطی کو چھوٹا سمجھنے والا دوسرے کی غلطی کو بڑا اور دوسرے کی غلطی کو چھوٹا خیال کرنے والا اپنی غلطی کو بڑا سمجھتا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس نصیحت سے ہمیں یہ سیکھنے کو ملا کہ اپنے اندر **قناعت** پیدا کریں اور ہر حال میں اللہ پاک کا شکر ادا کرتے رہیں اور وہ جس حال میں رکھے، اُس کی رِضا پر راضی رہیں۔

عُلَما کی صحبت باعثِ عزت ہے

امام جعفر صادق رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہ نے **دوسری نصیحت** یہ کی کہ: **اے میرے بیٹے!** دوسرے کے عیبوں سے پردہ ہٹانے والے کے اپنے عیوب ظاہر ہو جاتے ہیں۔ کسی کے لئے گڑھا کھودنے والا خود ہی اس میں جاگرتا ہے۔ بے وقوفوں کی صحبت میں بیٹھنے والا حقیر و ذلیل ہوتا جبکہ عُلَما کی صحبت اختیار کرنے والا **عزت** پاتا ہے اور بُرائی کے مقام پر جانے والے پر تہمت لگائی جاتی ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس نصیحت سے ہمیں یہ مدنی پھول ملا کہ ہم دوسروں کے عیب نہ کھولیں، ہمیشہ دوسروں کی خیر خواہی کریں اور علمائے کرام کی صحبتوں میں بیٹھنے کی کوشش کیا کریں۔

تیسری نصیحت کرتے ہوئے آپ رَحمۃُ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

اے میرے بیٹے! لوگوں پر **عیب لگانے** سے بچنا ورنہ لوگ تم پر عیب لگائیں گے اور **فضول باتوں** سے بچنا ورنہ ان کی وجہ سے عزّت میں کمی ہو گی۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس نصیحت سے ہمیں یہ مدنی پھول ملا کہ دوسروں کی خامیوں پر نظر رکھنے کے بجائے اپنی خامیوں کو تلاش کریں، اپنی اصلاح کریں اور ہمیشہ فضول اور لایعنی گفتگو سے بچیں۔

امام جعفر صادق رَحمۃُ اللہ علیہ نے **چوتھی نصیحت** یہ کی کہ:

اے بیٹا! حق بات ہی کہنا خواہ تمہارے حق میں ہو یا خلاف کیونکہ مذمّت کا سامنا تمہیں اپنے دوستوں کی طرف سے ہی کرنا پڑے گا۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس نصیحت سے ہمیں یہ مدنی پھول ملا کہ **سانچ کو آنچ نہیں** لہٰذا ہمیں ہر حال میں شریعت کے تقاضوں کے مطابق سچ بولنا چاہیے۔

بُغض و نفرت کا سبب

چوتھی نصیحت کے بعد **پانچویں نصیحت** کرتے ہوئے فرمایا:

اے میرے بیٹے! قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے رہنا، سلام کو عام کرنا، نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے منع کرنا، جو تجھ سے تعلق توڑے تُو اس سے رشتہ جوڑنا، جو تم سے بات نہ کرے۔ تم اس سے بات کرنے میں پہل کرنا، جو تم سے مانگے اسے عطا کرنا، چغلخوری سے بچنا کہ یہ دِلوں میں بُغض پیدا کرتی ہے۔ لوگوں کے عیوب کے درپے نہ ہونا کہ یہ چیز خود کو (مذمت و تہمت کا) ہدف بنانے کے قائم مقام ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس نصیحت سے حاصل ہونے والے تمام مدنی پھول زندگی کو بہتر سے بہترین بناسکتے ہیں۔ لیکن یاد رہے! ہم اپنی زندگی کو بہترین اُسی صورت میں بنا سکتے ہیں کہ جب ہم ان خوشبودار **قیمتی مدنی پھولوں**، سنہرے **اُصولوں کو دل وجان سے قبول** کرتے ہوئے **عمل** کی بھی کوشش کریں گے۔

نافرمانوں کی مثال

امامِ جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی **چھٹی نصیحت** جو آپ نے اپنے بیٹے کو ارشاد فرمائی وہ یہ تھی کہ: **اے میرے بیٹے!** اگر ملاقات کی تمنا ہو تو نیک لوگوں سے ملنا، نافرمانوں سے نہ ملنا کہ نافرمان اس چٹان کی طرح ہیں جس سے پانی نہیں بہتا، ایسے درخت کی طرح ہیں جو سرسبز وشاداب نہیں ہوتا، ایسی زمین کی مثل ہیں جس پر گھاس نہیں اُگتی۔(حلیۃ الاولیاء، جعفر بن محمد صادق ۲۲۸/۳، رقم:۳۷۹۳)

شاہکارِ تربیت امام موسیٰ کاظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی اپنے بیٹے کو کی ہوئی نصیحتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ مال دار وہ ہے جو **تقسیمِ الٰہی پر راضی** رہے۔ دوسروں کے **عیوب چھپائے** جائیں۔ **علماء کی صحبت** میں بیٹھنا چاہیے۔ لوگوں پر **عیب لگانے** سے بچنا چاہیے۔ ہمیشہ **حق بات** کہنی چاہیے۔ قرآنِ پاک کی **تلاوت** کرنے، **سلام** کو عام کرنے، **نیکی** کا حکم اور **بُرائی** سے منع کرنے، **تعلق** توڑنے والے سے **تعلق** رکھنے، مانگنے والے کو عطا کرنے اور **چغلخوری** سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ **نیک لوگوں سے ملنا** چاہیے اور بُروں سے دُور رہنا چاہیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

والدین کا اولاد سے تعلق

پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی چاہتے ہیں کہ ہماری اولاد بھی نیک اور پرہیز گار بنے تو ان کی اچھے انداز میں تربیت کریں، بزرگوں کے طریقے پر ان کی اصلاح کریں، نیکیوں کی طرف راغب کریں اور خود بھی نیک اعمال کرنے والے بن جائیں۔ یاد رکھئے! عموماً بچے والدین کی عادات و کردار کی پیروی کرتے ہیں، اگر والدین شریعت کے پابند اور حُصولِ علمِ دِین کے شوقین ہوں تو ان کی نسلیں بھی نیکیوں کی راہ پر گامزن رہتی ہیں اور والدین کی نجات و بخشش اور نیک نامی کا سبب بنتی ہیں اور اگر والدین خود بُری عادتوں کے شکار ہوں تو اولاد میں بھی وہی بُرائیاں منتقل ہو جاتی ہیں اور ایسی اولاد سببِ نجات نہیں بلکہ سببِ ہلاکت بن جاتی ہے۔

آیئے! تربیتِ اولاد کے بارے میں ہمیں تربیت کا ذہن دینے والے آقا، ہمیں اور ہماری اولاد کو جہنم کی آگ سے بچانے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے 3 فرامین سنئے:

اولاد کی تربیت کے متعلق فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

1. آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (جب) یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا ترجَمۂ کنز العرفان: اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ۔ (پ ۲۸ التحریم: ۶)

تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم اپنے

گھر والوں کو کِس طرح آگ سے بچائیں؟ تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: انہیں ان کاموں کا حکم دو جو اللہ پاک کو پسند ہیں اور اُن کاموں سے مَنع کرو جو اللہ کریم کو ناپسند ہیں۔ (دُرِّمنثور، ۸/۲۲۵)

2. ارشاد فرمایا: اپنی اولاد کو تین خصلتوں کی تعلیم دو (۱) اپنے نبی (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی محبت (۲) اہلِ بیت کی محبت اور (۳) قرآنِ پاک کی تعلیم۔ (جامع صغیر، باب الہمزہ، حدیث: ۳۱۱، ص۲۵)

3. ارشاد فرمایا: کسی باپ نے اپنے بچے کو ایسا عطیہ نہیں دیا، جو اچھے ادب سے بہتر ہو۔ (ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ما جاءفی ادب الولد، ۳/۳۸۳، حدیث: ۱۹۵۹)

مُفسِّرِ قرآن، مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اچھے ادب سے مراد بچے کو دیندار، متقی، پرہیز گار بنانا ہے۔ اولاد کے لئے اس سے اچھا عطیہ کیا ہو سکتا ہے کہ یہ چیز دِین و دنیا میں کام آتی ہیں۔ ماں باپ کو چاہئے کہ اولاد کو صرف مالدار بنا کر دنیا سے نہ جائیں، انہیں دِیندار بنا کر جائیں، جو خود انہیں بھی قبر میں کام آوے کہ زندہ اولاد کی نیکیوں کا ثواب مُردہ کو قبر میں ملتا ہے۔

(مرآۃ المناجیح، ۶/ ۵۶۵، ملتقطاً)

اولاد کا والدین سے تعلق

اے عاشقانِ اولیاء! قرآن واحادیث میں والدین کی شان وعظمت کو بار بار بیان کیا گیا ہے، لہٰذا اولاد پر بھی لازم ہے کہ وہ والدین کے ساتھ احسان و بھلائی والا سلوک کرے۔ ان کا ادب واحترام کرے، ان کی خوب تعظیم وتوقیر کرے ان کی خدمت کو اپنی سعادت سمجھے، خُصوصاً ان کے بڑھاپے میں زیادہ خدمت کی حاجت ہے۔ یقیناً ماں

باپ کا بُڑھاپا انسان کو امتحان میں ڈال دیتا ہے، جس کی وجہ سے عُمُوماً اولاد بیزار ہو جاتی ہے۔ مگر یاد رکھیے! ایسے حالات میں بھی ماں باپ کی خدمت لازِمی ہے۔ بچپن میں ماں بھی تو بچّے کی گندگی برداشت کرتی ہے۔ بُڑھاپے اور بیماریوں کے باعث ماں باپ کے اندر خواہ کتنا ہی چڑچڑاپن آجائے، بِلا وجہ لڑیں، چاہے کتنا ہی جھگڑیں اور پریشان کریں، صَبْر، صَبْر اور صَبْر ہی کرنا اور ان کی تعظیم بجا لانا ضَروری ہے۔ اُن سے بد تمیزی کرنا، ان کو جھاڑنا وغیرہ تو دَر کَنار اُن کے آگے "اُف" تک نہیں کرنا ہے، ورنہ بازی ہاتھ سے نکل سکتی اور دونوں جہانوں کی تباہی مقدّر بن سکتی ہے کہ والِدَین کا دِل دُکھانے والا اِس دُنیا میں بھی ذَلیل وخوار ہوتا ہے اور آخِرت میں بھی عذابِ نار کا حقدار ہے۔ اللہ پاک پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل، آیت نمبر 23 میں والدین کا ادب سکھاتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا (پ۱۵، بنی اسرائیل:۲۳)	ترجمۂ کنزُ العرفان: تو اُن سے اُف تک نہ کہنا اور اُنھیں نہ جِھڑکنا۔

پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے جب والدین کے سامنے **اُف** تک کرنے سے منع ہے تو ان کے سامنے زبان چلانا، چیخنا چنگھاڑنا کتنی محرومی کی بات ہے۔ ابھی جو آیت ہم نے سُنی اس کے تحت حضرت علامہ مفتی نعیمُ الدِّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: (والدین کے سامنے) کوئی ایسی بات زبان سے نہ نکالنا جس سے یہ سمجھا جائے کہ اُن کی طرف سے طبیعت پر کچھ گِرانی (بوجھ) ہے۔ نہ اُنہیں جِھڑکنا نہ تیز آواز سے بات کرنا بلکہ کمالِ حُسْنِ اَدَب (نہایت اچھے ادب) کے ساتھ ماں باپ سے اِس طرح کلام کر جیسے غُلام و خادِم (اپنے) آقا سے کرتا ہے۔ اُن سے نَرمی وتَواضُع سے پیش آ، اور اُن

کے ساتھ تھکے وَقْت میں شَفقت و مَحبّت کا برتاؤ کر۔ مزید فرماتے ہیں: کہ دنیا میں بہتر سُلُوک اور خدمت میں کتنا بھی مُبالَغہ کیا جائے لیکن والِدَین کے اِحسان کا حق ادا نہیں ہوسکتا۔ اِس لئے بندے کو چاہئے کہ بارگاہِ اِلٰہی میں اُن پر فَضْل ورَحمت فرمانے کی دُعا کرے اور عَرض کرے کہ یاربّ! میری خدمتیں اُن کے اِحسان کی جزا (بدلہ) نہیں ہو سکتیں، تُو اُن پر کرم کر کہ اُن کے اِحسان کا بدلہ ہو۔ (خزائن العرفان، پ ۱۵، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ: ۲۳ ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

علم وحکمت کے موتی

پیارے اسلامی بھائیو! ہم حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نصیحتوں سے متعلق سن رہے تھے۔ آیئے! حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی علم و حکمت سے لبریز **مزید کچھ نصیحتیں** سنتے ہیں:

حضرت امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سُفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے عرض کی: میں اس وقت تک نہیں اٹھوں گا جب تک آپ مجھے کوئی نصیحت نہ فرمائیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اے سُفیان! میں آپ سے گفتگو کرتا ہوں لیکن زیادہ گفتگو آپ کے لئے اچھی نہیں (تین باتیں یاد رکھنا اور ان پر عمل کرنا):

نعمتوں میں اضافہ:

اللہ پاک تمہیں کسی نعمت سے نوازے اور تم اس پر ہمیشگی چاہو تو اس پر زیادہ

سے زیادہ شکر بجالاؤ کیونکہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ (پ ۱۳، ابراھیم: ۷)

ترجمۂ کنزالعرفان: اگر تم میرا شکر ادا کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ عطا کروں گا۔

رزق میں برکت:

اگر تمہیں رزق میں تاخیر محسوس ہو تو اِسْتِغْفَار کی کثرت کرو کہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۙ﴿۱۰﴾ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ؕ﴿۱۲﴾ (پ ۲۹، نوح: ۱۰-۱۲)

ترجمۂ کنزالعرفان: تو میں نے کہا: (اے لوگو!) اپنے رب سے معافی مانگو، بیشک وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے۔ وہ تم پر موسلا دھار بارش بھیجے گا۔ اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لیے باغات بنادے گا اور تمہارے لیے نہریں بنائے گا۔

کُشادگی کی چابی

اے سُفیان! اگر کسی بادشاہ کی طرف سے تمہیں غم و تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو یا کوئی اور پریشانی لاحق ہو تو "لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه" کی کثرت کرو کہ یہ کشادگی کی چابی اور جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

حضرت سفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے ہاتھ سے حلقہ بناتے ہوئے کہا: تین باتیں ہیں اور کیا ہی بہترین باتیں ہیں۔ حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: "اللہ کی قسم! ابوعبداللہ نے انہیں سمجھ لیا اور اللہ پاک انہیں اس سے

فائدہ پہنچائے گا۔“

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ ہم اللہ پاک کا شکر ادا کرتے رہا کریں، توبہ واِسْتِغْفَار بھی کرتے رہا کریں اور **لاحول شریف** کو بھی وقتاً فوقتاً پڑھتے رہا کریں۔ اس کا آسان طریقہ یہ بھی ہے کہ اگر ہم شجرہ شریف کے اوراد روزانہ پڑھنے والے بن جائیں تو اس میں کئی اِسْتِغْفَار پڑھنے کی سعادت ملے گی بلکہ **لاحول شریف** بھی روزانہ پڑھنے کی سعادت ملے گی۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

مکتبۃ المدینہ کا تعارف

دعوتِ اسلامی کے شعبہ جات میں سے ایک مَکتبۃُ المدینہ بھی ہے۔ دورِ حاضر میں پیغامات کی ترسیل اور کتب و رسائل کی اِشاعت کے لئے جدید ذرائع اور وسائل کا استعمال بڑی تیزی کے ساتھ عام ہوتا جا رہا ہے، ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ان جدید ذرائع کو نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے یا دیگر جائز مقاصد کے لئے ہی استعمال کیا جاتا، مگر افسوس کہ بعض باطل قوتوں نے ان ذرائعِ اِبلاغ کو اپنے مفادات کی تکمیل کا ہتھیار بنا لیا، جس کی مدد سے وہ شب و روز اپنے گمراہ کُن عقائد کی ترویج و اشاعت کرکے بھولے بھالے مسلمانوں کو راہِ حق سے ہٹانے میں مصروف ہیں۔ الغرض ایک طرف بے عملی کا سیلاب اپنی تباہیاں مچا رہا تھا تو دوسری طرف بدعقیدگی کے خوفناک طوفان کی ہولناکیاں بربادی کے بھیانک مناظر پیش کر رہی تھیں، لہٰذا شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس پُرفتن حالات میں بھی بدعقیدگی کے اس سیلاب کے آگے بند باندھنے کی انتھک کوششیں فرمائیں

بالآخر آپ کی مخلصانہ کوششیں رنگ لائیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ۱۴۰۶ھ بمطابق 1986ء میں عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کا شاندار آغاز ہوگیا۔ دعوتِ اسلامی کے اس شعبے سے اوّلاً صرف بیانات کی آڈیو کیسٹیں جاری کی گئیں اور پھر اللہ پاک کے فضل و کرم اور رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نظرِ عنایت سے ایسی ترقی نصیب ہوئی کہ آڈیو کیسٹوں سے اپنے کام کا آغاز کرنے والے اِدارے مکتبۃ المدینہ کے تحت آج باب المدینہ کراچی (میں باقاعدہ پریس (Press) آفس قائم ہیں، جو اس شعبے سے متعلق ہر قسم کی جدید سہولیات و ضروریات سے آراستہ ہیں۔ اس مُختَصَر عرصے میں مکتبۃ المدینہ سے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ، امیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور دیگر عُلَمائے اَہلسُنَّت کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ کی کتابیں بھی شائع ہو کر کثیر تعداد میں عوام کے ہاتھوں میں پہنچ کر سُنّتوں کو زندہ کرنے کا سبب بن رہی ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نیک عمل نمبر 33 کی ترغیب

پیارے اسلامی بھائیو! گناہوں سے بچنے کی ترغیب اور جذبہ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور جس سے جتنا بن پڑے، اپنی دِیگر مصروفیات میں سے کچھ نہ کچھ وقت دینی کاموں کے لئے ضرور نکالئے، ان دینی کاموں میں شمولیت کی برکت سے ہم گناہوں سے بچے رہیں گے، آخرت کے لیے **نیکیوں کا ذخیرہ** جمع ہو تا رہے گا، **نیکی کی دعوت** دینے والے خوش نصیبوں میں ہمارا شُمار ہو گا، **اچھی صحبت** مُیسَّر آئے گی اور دینی ماحول سے وابستہ ہو کر 72 نیک اعمال پر عمل کرنے والے بن جایئے۔ ☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نیک اعمال، عمل کا

جذبہ بڑھانے اور گناہوں سے پیچھا چُھڑانے کا بہترین نُسخہ ہیں،☆**نیک اعمال** پر عمل کرنے والوں سے اَمیرِ اَہلسُنّت،بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بہت خوش ہوتے اور اُنہیں دُعاؤں سے نوازتے ہیں، اِنہی نیک اعمال میں سے ایک نیک عمل نمبر 33 ہے: **کیا آج آپ نے تَہَجُّد کی نماز پڑھی ؟یارات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُ اللَّیْل ادا کی ؟**

اگر ہم باطنی گناہوں اور ہلاکت میں ڈالنے والے اعمال سے بچنا چاہتے ہیں تو ہمیں آج سے ہی اس نیک عمل پر عمل شروع کرنے کے ساتھ ساتھ **زِندگی بھر** کے لیے نیک اعمال کو اپنالینا چاہیے، اللہ پاک ہمیں ظاہری و باطنی طور پر ہر طرح کے گناہ سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور نیک اعمال کا عامل بنائے۔ اٰمِیْن

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں، تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا **فرمانِ جنت نشان** ہے جس نے میری سنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا　　جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

اذان کی سنتیں اور آداب

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اذان کی سنتیں اور آداب کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامین مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: ثواب کی خاطِر اذان دینے والا اُس شہید کی مانند ہے جو خون

1 ۔۔۔ مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱ /۵۵حدیث: ۱۷۵

میں لِتھڑا ہوا ہے اور جب مرے گا قبر میں اس کے جسم میں کیڑے نہیں پڑیں گے۔(اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطّبَرانی،۱۲/ ۳۲۲،حدیث: ۱۳۵۵۴) (2) فرمایا:میں جنّت میں گیا،اُس میں موتی کے گُنبد دیکھے اُس کی خاک مُشک کی ہے۔ پوچھا: اے جِبرئیل!یہ کس کے واسطے ہیں ؟عَرض کی: آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت کے مؤذنوں اور اماموں کیلئے۔(اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی،ص ۲۵۵ حدیث: ۴۱۷۹) ☆نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سفر میں ایک بار اذان دی تھی اور کلماتِ شہادت یُوں کہے: اَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللہ(میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں)۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ،۵/ ۳۷۵)☆جس بستی میں اَذان دی جائے،اللہ پاک اپنے عذاب سے اس دن اسے امن دیتا ہے۔(اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطّبَرانی ، ۱/ ۲۵۷،حدیث ۷۴۶) ☆پانچوں فرض نمازیں ان میں جُمعہ بھی شامل ہے جب جماعت اُولیٰ کے ساتھ مسجِد میں وقت پر ادا کی جائیں تو ان کیلئے اذان سنت موکدہ ہے اور اسکا حکم مِثلِ واجِب ہے کہ اگر اذان نہ کہی گئی تو وہاں کے تمام لوگ گنہگار ہونگے۔(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی، الفصل الاول فی صفتہ واحول المؤذن، ۱/ ۵۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿ اعلان : ﴾

اذان کی بقیہ سنتیں و آداب تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے، لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

(1) شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِى الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخِل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ [1]

(2) تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ [2]

(3) رَحمت کے ستّر دروازے

---

1 ۔۔۔ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسة والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2 ۔۔۔ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیة عشرۃ، ص ۶۵

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَافِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰہ

حضرت اَحْمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ دُرُودِ شَفَاعت

---

1 ۰۰۰ القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

2 ۰۰۰ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

3 ۰۰۰ القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعظم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔[1]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[3]

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)، 01 فروری 2024ء

(1): سنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

---

1 ... الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

2 ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة... الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

3 ... تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

اذان کی بقیہ سنتیں و آداب

☆اگر کوئی شخص شہر کے اندر گھر میں نماز پڑھے تو وہاں کی مسجد کی اذان اس کیلئے کافی ہے مگر اذان کہہ لینا مُستَحَب ہے۔(رَدُّالْمُحتار، ۲/۷۸، ۶۲) ☆وقت شُروع ہونے کے بعد اذان کہئے اگر وَقت سے پہلے کہہ دی یا وقت سے پہلے شُروع کی اور دورانِ اذان وقت آگیا دونوں صورَتوں میں اذان دوبارہ کہئے۔ (الھدایۃ، ۱/۴۵) ☆خواتین اپنی نَماز ادا پڑھتی ہوں یا قضا اس میں ان کیلئے اذان واِقامت کہنا مکروہ ہے۔(دُرِّمُختار، ۲/۷۲) ☆سمجھدار بچّہ بھی اذان دے سکتا ہے۔(دُرِّمُختار، ۲/۷۵) ☆بے وُضُو کی اذان صحیح ہے مگر بے وُضُو کا اذان کہنا مکروہ ہے۔(قانون شریعت، ص۱۵۸) ☆اذان میں اُنگلیاں کان میں رکھنا مسنون و مستحب ہے مگر ہِلانا اور گھمانا حرکتِ فضول ہے۔(فتاویٰ رضویہ، ۵/۳۷۳) ☆فَجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم کہنا مُسْتَحَب ہے۔(دُرِّمُختار، ۲/۶۷) اگر نہ کہا جب بھی اذان ہو جائے گی۔(قانونِ شریعت ص۱۵۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆زہریلے جانوروں سے محفوظ رہنے کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق "زہریلے جانوروں سے محفوظ رہنے کی دُعا" یاد کروائی جائے گی۔ دُعا یہ ہے:

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقْ

ترجَمہ: میں اللہ پاک کے پورے اور کامل کلمات کے ساتھ مخلوق کے شر سے پناہ لیتا ہوں۔(یہاں مخلوق سے مراد وہ مخلوق ہے جس سے شر ہو سکے) پھر یہ پڑھے:

یہ دعا سفر و حضر میں ہمیشہ ہی صبح شام پڑھا کیجئے ، زہریلی چیزوں سے محفوظ رہیں گے ، بہت مُجَرَّب ہے۔(مدنی پنج سورہ، ص 220)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔(جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کرلیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمل کا جائزہ لوں گا)۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا

نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔
توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا پڑھی؟ (6) کنزُ الاِیمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُ العرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟ (7) شَجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟ (8) کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟ (9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟ (10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالر ٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟ (11) راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلاضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟ (12) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ یا مکتبۃُ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟ (13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کرکے اَذان واِقامت کا جواب دیا؟ (14) (گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟ (15) اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟ (16) "مرکزی مجلسِ شوریٰ" کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟ (17) گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟ (18) مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟ (19) عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟ (20) دعوتِ اِسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟ (21) صدائے مدینہ لگائی؟ (22) اپنے گھر کے جَھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بِلاضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟ (23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟ (24) کم از کم ایک مَدَنی درس (مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟ (25) سُنّت کے مطابق لباس (جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا

ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟(26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟(27)داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟(28) گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟(29)سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟(30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟(31)اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟(مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟(32)ظہر کی چار سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟(33) تہجُّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُ اللَّیل ادا کی؟(34) اوّابین یا اِشراق و چاشت کے نوافل پڑھے؟ (35) کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں؟(36)اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟(37)دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ)اِستعمال تو نہیں کی؟(38) جھوٹ بولنے، غیبت و چُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟(39) کچھ نہ کچھ وقت کے لئے ”مَدَنی چینل“ دیکھا؟(40) کسی ایک یا چند سے دُنیوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟(41) قرض ہونے کی صُورت میں (ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (یعنی Temporary) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی؟(42)عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق و رِیاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا: ”میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں“ جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔(43)صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟(44) کسی مُسلمان کا عیب ظاہر ہو جانے پر (بلا مصلحتِ شَرعی) اُس کا عیب کسی اور پر ظاہر تو نہیں کیا؟(45) تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟(46)ہر جائز و عزّت والے کام سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھی؟(47) چوک درس دیا، یا سُنا؟(48) اپنے والدین اور پیر و مُرشِد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ اِیصالِ ثواب کیا؟(49) مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟(50)ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟(51) کسی اِسلامی بھائی (خصوصاً ذِمّے دار) سے مَعَاذَ اللہ کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست (نرمی سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی؟ یا مَعَاذَ اللہ بِلا اِجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟(52) زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟(53) زبان کو فُضول اِستعمال (یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟(54) (گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے (یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟(55) عمامہ شریف باندھا؟ (56) ماں باپ کا اَدب و اِحترام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆ لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆ اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆ نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57)گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن (مثلاً بہن / بیٹی / والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اِسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟(58) ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کی؟(59) ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر (یعنی مغرب تا اشراق وچاشت) شرکت کی؟ (60)اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتِکاف کی سَعادت پائی؟(61)اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتقال پر تعزیت کی؟(62)اِس ہفتے پیر شریف (یا رہ جانے کی صُورَت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟(63) ہفتہ وار رسالہ پڑھ یا سُن لیا؟(64)اِس ہفتے کم از کم ایک بار عَلاقائی دورہ کیا؟(65)اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو (جو پہلے دینی ماحول میں تھے، یا پہلے اِجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(66) ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67)پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران وذِمّہ دار کو جمع کروا دیا؟(68)اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟(69)اِس ماہ کسی سُنّی عالم (یا امام مسجد، مؤذِّن خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70)اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71)زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرما لیا؟(72)زندگی میں یک مُشت (یعنی ایک ساتھ) 12 ماہ اور مختلف کورسز (12 دینی کام کورس، 7 دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7 دِن کا فیضانِ نَماز کورس) کی سعادت حاصل کر لی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یا اللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروا دیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد